سوال

(147) تراویح سے متعلق چند سوالات کے جوابات

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الاعتصام میں مسئلہ تراویح پر جو مضمون شائع ہوا ہے اس میں حضرت عائشہ کی روایت سے ثابت کیا گیا ہے کہ مسنون تراویح آٹھ رکعت ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت پڑھتے تھے، اب سوال یہ ہے کہ غیر رمضان میں جو حضور ﷺ کی نماز تھی اس کا کیا نام تھا؟ وہی نام رمضام میں کیوں نہیں استعمال کیا جاتا۔ رمضان میں اس کا نام تراویح کس نے رکھا؟ اللہ نے، رسول ﷺ نے، خلفائے اربعہ نے، یا علماء نے؟ اصل نماز جو تہجد ہے بارہ مہینے حضور ﷺ تہجد پڑھتے تھے۔ یہ نماز تراویح کس نے ایجاد کی جب اس نماز کا نام نہیں ہے تو کیا یہ بدعت نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ صلوۃ تراویح، قیام رمضان، صلوۃ اللیل وایام اللیل اور نماز تہجد ایک ہی عبادت سے عبارت اور ایک ہی نماز کے پانچ مترادف نام ہیں اور ماہ رمضان میں تراویح کے عالوہ صحیح یا ضعیف حدیث سے یہ قطعاً ثابت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تہجد کی نماز بھی پڑھی ہو۔ یعنی جو غیر رمضان میں تہجد پڑھی جاتی ہے۔ رمضان میں وہی نماز تراویح کہلاتی ہے جیسے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے آگے حدیث آ رہی ہے۔ صاحب مرعاۃ المفاتیح لکھتے ہیں:

واعلم أن التراويح وقيام رمضان وصلاة الليل وصلاة التجد في رمضان عبارة عن شيء واحد واسم لصلاة واحدة، وليس التجد في رمضان غير التراويح؛ لأنه لم يثبت من رواية صحيحة ولا ضعيفة أن النبي - صلى الله عليه وسلم - صلى في ليالي رمضان صلاتين إحداهما التراويح، والأخرى التجد، فالتجد في غير رمضان هو التراويح في رمضان، كما يدل عليه حديث أبي ذر وغيره۔ (مرعاۃ الفاتیح: ص ۲۲۵ ج ۲ طبع ھند)

حضرت مولانا انور شاہ حنفی لکھتے ہیں:

المختار عندي أن التراويح وصلاة الليل واحد وإن اختلفت صفتاهما، كعدم المواظبة على التراويح، وأداءها بالجماعة، وأداءها في أول الليل تارة، وإيصالها إلى السحر أخرى بخلاف التجد، فإنه كان في آخر الليل، ولم تكن فيه الجماعة، وجعل اختلاف الصفات دليلاً على اختلاف نوعيهما ليس بجيد عندي، بل كانت تلك صلاة واحدة الخ۔ (فیض الباری بحوالہ مرعاۃ: ص ۲۲۵ ج ۲)

''میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ تراویح اور تہجد ایک ہی چیز ہیں گو بظاہر ان کی صفات میں اختلاف ہے مثلاً: تراویح صرف رمضان میں پڑھنا باجماعت پڑھنا ہے شروع رات میں اور کبھی سحر کے وقت میں پڑھنا جبکہ تہجد پچھلی رات پڑھی جاتی ہے اور بلاجماعت پڑھی جاتی ہے، دونوں کی صفات میں اختلاف کو دونوں کے مختلف ہونے کی دلیل بنانا میرے نزدیک

کوئی اچھی بات نہیں، بلکہ یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں جو گیارہ رکعت، یعنی آٹھ رکعت نفل اور ۳ رکعت وتر پڑھتے تھے۔ اس کا نام قیام شہر رمضان تھا، جیسا کہ صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داوٗد، موطا امام الملک اور موطا امام محمد وغیرہ کتب حدیث میں ہے ہاں امام بخاری کے زمانہ میں علمائے کرام قیام شہر رمضان کو تراویح کہنے لگے تھے، اس لئے بخاری کے ایک نسخہ میں تراویح کا باب باندھا گیا ہے، تاہم تراویح کے نام کی بنیاد کسی حدیث پر ہرگز نہیں۔

اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین سے تراویح کا نام منقول نہیں۔ جب یہ قیام رمضان نبی ﷺ سے ثابت ہے تو عرف عام میں اسے تراویح کہنے سے یہ قیام بدعت نہیں ہو جائے گا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص489

محدث فتویٰ